ضیائی ماہانہ سیریز

ضیائے ربیع الاول

☆ فضائل ونوافل | ☆ اعراس مبارک یکم تا ۳۰ | ☆ تاریخ اسلام کے اہم واقعات

تحقیق: محقق اہلسنت حضرت علامہ نسیم احمد صدیقی صاحب مدظلہ العالی

ناشر: انجمن ضیاءِ طیبہ
بالمقابل HBL کھارادر برانچ آدمجی داؤد روڈ بمبئی بازار کھارادر کراچی
021-32473226 www.ziaetaiba.com

ضیائے ربیع الاول

مرتب

علامہ نسیم احمد صدیقی نوری

www.ziaetaiba.com

پیشکش

انجمن ضیاء طیبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہِ ﷺ

مفت سلسلۂ اشاعت	:	15
نام کتاب	:	ضیائے ربیع الاول
مصنف	:	مولانا نسیم احمد صدیقی نوری
ضخامت	:	48 صفحات
تعداد	:	2000
سن اشاعت	:	اپریل 2005ء

www.ziaetaiba.com

.... ناشر ....

ضیائی دار الاشاعت، انجمن ضیاء طیبہ

ماہِ ربیع الاول شریف

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

وجہ تسمیہ:

اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ربیع الاول مبارک ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب ابتداء میں اس کا نام رکھا گیا تو اس وقت موسم ربیع یعنی فصل بہار کا آغاز تھا۔ یہ مہینہ فیوضات و برکات کے اعتبار سے افضل ہے کہ باعث تخلیق کائنات رحمۃ اللعالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں قدم رنجہ فرمایا۔ ۱۲ ربیع الاول شریف بروز پیر، مکۃ المکرمہ کے محلہ بنی ہاشم میں آپ کی ولادت باسعادت صبح صادق کے وقت ہوئی۔ ۱۲ ربیع الاول ہی میں آپ ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔اسی ماہ کی دس تاریخ کو محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین سیّدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تھا۔

مشائخ عظام اور علمائے کرام فرماتے ہیں کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ولادت باسعادت لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے۔کیوں کہ لیلۃ القدر میں فرشتے نازل ہوتے ہیں اور ولادت پاک کے وقت خود رحمۃ

للعالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ لیلۃ القدر میں صرف امتِ مسلمہ پر فضل وکرم ہوتا ہے اور شب عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر اپنا فضل وکرم فرمایا۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے کہ

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا رَحۡمَۃً لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ط

بارہویں ربیع الاوّل مبارک کو یعنی ولادت پاک کے دن خوشی ومسرت کا اظہار کرنا۔ مساکین کو کھانا کھلانا۔ اور میلاد شریف کا جلوس نکالنا اور جلسے منعقد کرنا اور کثرت سے درود شریف پڑھنا بڑا ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام سال امن و امان عطا فرمائے گا اور اس کے تمام جائز مقاصد پورے فرمائے گا۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس ماہ مبارک میں گنبد خضرا کی شبیہ والے اور صلوٰۃ وسلام لکھے ہوئے سبز پرچم لہرانے چاہئیں اور بارہویں تاریخ کو بالخصوص جلوس میلاد شریف اور مجالس منعقد کیا کریں (ماثبت من السنۃ)

حکایت:

ابو لہب جو مشہور کافر تھا اور سیّد دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رشتہ میں چچا تھا۔ جب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک ہوئی تو ابو لہب کی لونڈی ثویبہ نے آپ کی ولادت باسعادت کی خوش خبری اپنے مالک ابو لہب کو سنائی۔ تو ابو لہب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا۔

جب ابو لہب مر گیا تو کسی نے خواب میں دیکھا اور حال دریافت کیا۔ تو اس نے کہا کہ کفر کی وجہ سے دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہوں مگر اتنی بات ہے

کہ ہر پیر کی رات عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اور جس انگلی کے اشارے سے میں نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا اس سے مجھے پانی ملتا ہے جب میں انگلی چوستا ہوں۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ابو لہب کافر (جس کی مذمت میں سورۂ لہب نازل ہوئی) کو یہ انعام ملا تو بتاؤ اس مسلمان کو کیا صلہ ملے گا جو اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشی منائے۔ اس کی جزاء اللہ کریم سے یہی ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے اسے جنات النعیم میں داخل فرمائے گا۔ الحمدللہ ربّ العالمین۔

میلاد پاک کرنا اور اس میں محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور میلاد پاک کا ثبوت قرآن مجید۔ احادیث شریفہ اور اقوال بزرگانِ دین سے ہے۔ میلاد شریف میں ہزاروں برکتیں ہیں۔ اس کو بدعت کہنا دین سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔

محفل میلاد کی حقیقت:

حقیقت صرف یہ ہے کہ مسلمان ایک جگہ جمع ہوں، سب محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار ہوں اور صحیح العقیدہ، سنی علماء یا کوئی ایک عالم دین مسلمانوں کے سامنے حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک، آپ کے معجزات، آپ کے اخلاق کریمہ، فضائل اور مناقب صحیح روایات کے ساتھ بیان کرے۔ اور آخر میں بارگاہِ رسالت میں درود و سلام باادب کھڑے ہو کر پیش کریں۔ اگر توفیق ہو تو شیرینی پر فاتحہ دلا کر فقراء و مساکین کو کھلائیں۔ احباب میں تقسیم کریں پھر اپنی تمام حاجتوں کے لیے دعا کریں۔ یہ تمام

www.ziaetaiba.com

امور قرآن و سنت اور علمائے امت کے اقوال سے ثابت ہیں صرف اللہ جل شانہ کی ہدایت کی ضرورت ہے۔

انعقادِ میلاد، اللہ تعالیٰ کی سنّت ہے:

محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف خود خالق اکبر جل شانہ نے بیان کیا ہے۔

لَقَدْ جَآءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ ○ (پ ۱۱ سورۃ توبہ ۱۲۸)

(ترجمہ) بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے ہیں اور مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان (کنزالایمان)

اس آیت شریفہ میں پہلے اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ "مسلمانو تمہارے پاس عظمت والے رسول تشریف لائے" یہاں تو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ بیان فرمائی..... پھر فرمایا کہ "وہ رسول تم میں سے ہیں" اس میں اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف بیان فرمایا ہے ..... پھر فرمایا "تمہاری بھلائی کے بہت چاہنے والے اور مسلمانوں پر کرم فرمانے والے مہربان ہیں" یہاں اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت بیان فرمائی۔

میلادِ مروجہ میں یہی تین باتیں بیان کی جاتی ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد شریف بیان کرنا سنت الٰہیہ ہے۔

www.ziaetaiba.com

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری دلیل:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَۃً مِّنْکَ ط (پ۷، سورۃ المائدہ، ۱۱۴)

(ترجمہ) اے اللہ اے رب ہمارے ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی اور تیری طرف سے نشانی۔

(کنزالایمان)

مندرجہ بالا دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے منسوب ہے کہ انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک خوانِ نعمت اللہ کی نشانی کے طور پر نازل ہونے کی دعا کی، اور نزول آیت وخوانِ نعمت کو اپنے لیے اور بعد میں آنے والوں یومِ عید قرار دیا، یہی وجہ ہے کہ خوانِ نعمت کے نزول کے دن "اتوار" کو دنیائے عیسائیت عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس دن روز مرّہ کے کام کاج چھوڑ کر بطور تعطیل مناتی ہے۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تیسری دلیل:

اللہ تعالیٰ حکم فرمارہاہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ○

(پ۱۱، سورۃ یونس، ۵۸)

(ترجمہ) تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت، اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں، وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے (کنزالایمان)

www.ziaetaiba.com

مفسرینِ کرام مثلاً علامہ ابن جوزی (م۔۵۹۷ھ)، امام جلال الدین سیوطی (م۔ ۹۱۱ھ) علامہ محمود آلوسی (م۔ ۱۲۷۰ھ) اور دیگر نے متذکرہ آیت مقدسہ کی تفسیر میں ”فضل اور رحمت“ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد لیا ہے (حوالے کے لیے دیکھیں: زاد المسیر، جلد ۴، صفحہ ۴۰۔ تفسیر درِّ منثور، جلد ۴، صفحہ ۳۶۸۔ تفسیر روح المعانی، جلد ۶، صفحہ ۲۰۵) مفسرینِ کرام کی وضاحت و صراحت کے بعد یہ ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے عموم میں کائنات اور اس کے لوازمات بھی شمار ہوں گے لیکن فضل و رحمت سے مطلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مراد ہو گی کہ جملہ کائنات کی نعمتیں اسی نعمتِ عظمیٰ کے طفیل ہیں اور اس ذات کی تشریف آوری کا یوم بھی فضل و رحمت سے معمور ہے، پس ثابت ہوا کہ یومِ میلاد، ذاتِ بابرکات کے سبب اس قابل ہوا کہ اسی دن اللہ کے حکم کے مطابق خوشی منائی جائے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ میلاد کی خوشیوں کے لیے یوم کا تعین کیا جاسکتا ہے۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

(امام احمد رضا)

خیمہ افلاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

(ڈاکٹر علامہ اقبال)

قارئین کرام! اگر قرآنِ مجید سے مزید دلائل پیش کیے جائیں تو عرض ہے اول تا آخر مکمل قرآن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور صفات بیان

www.ziaetaiba.com

کرتا ہے، پارہ ۳، سورۃ آلِ عمران، آیات ۸۱اور ۸۲ میں اس مجلس میلاد کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے عالمِ ارواح میں انبیاءِ کرام کو جمع کر کے منعقد فرمائی۔

میلاد بیان کرنا سنت مصطفی ﷺ ہے:

بعض لوگ لا علمی کی بنا پر میلاد شریف کا انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنا میلاد بیان کیا ہے۔ سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّد العرب والعجم ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ کسی گستاخ نے آپ کے نسب شریف میں طعن کیا ہے تو،

فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَا لُوْ اَنْتَ رَسُوْلُ اللہ ... قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللہَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ ھِمْ ثُمَّ جَعَلَھُمْ فِرْقَتَیْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ ھِمْ فِرْقَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَیْرِ ھِمْ قَبِیْلَۃً ثُمَّ جَعَلَھُمْ بُیُوْتًا فَاَنَا خَیْرُ ھُمْ نَفْسًا وَخَیْرُھُمْ بَیْتًا (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۳)

(ترجمہ) پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں کون ہوں؟ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ فرمایا میں عبد المطلب کے بیٹے کا بیٹا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی ان میں سب سے بہتر مجھے بنایا پھر مخلوق کے دو گروہ کیے ان میں مجھے بہتر بنایا پھر ان کے قبیلے کیے اور مجھے بہتر قبیلہ بنایا پھر ان کے گھرانے بنائے مجھے ان میں بہتر بنایا تو میں ان سب میں اپنی ذات کے اعتبار اور گھرانے کے اعتبار سے بہتر ہوں۔

www.ziaetaiba.com

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضور پر نور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود محفلِ میلاد منعقد کی جس میں اپنا حسب و نسب بیان فرمایا۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ محفل میلاد کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اس مجلس و محفل میں ان لوگوں کا رد کیا جائے جو آپ کی بدگوئی کرتے ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تعیّن تاریخ پر قرآنی دلیل:

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ط (پ ۱۳۔ سورۃ ابراہیم)

(اے موسیٰ) ان کو یاد دلاؤ اللہ تعالیٰ کے دن۔

ہر عام و خاص جانتا ہے کہ ہر دن اور رات اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔ پھر اللہ کے دنوں سے کیا مراد ہے؟..... ان دنوں سے مراد خدا تعالیٰ کے وہ مخصوص دن ہیں جن میں اس کی نعمتیں بندوں پر نازل ہوئی ہیں۔ چنانچہ اس آیت کریمہ میں سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ آپ اپنی قوم کو وہ دن یاد دلائیں جن میں اللہ جل شانہ نے بنی اسرائیل پر من و سلویٰ نازل فرمایا۔

مقام غور یہ ہے کہ اگر من و سلویٰ کے نزول کا دن بنی اسرائیل کو منانے کا حکم ہوتا ہے تو آقائے دوجہاں سیّد کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی

ولادت پاک (جو تمام نعمتوں میں اعلیٰ اور افضل ہے) کا دن بطور عید منانا، اس کی خوشی میں جلوس نکالنا، جلسے منعقد کرنا، مساکین و فقراء کے لیے کھانا تقسیم کرنا کیوں کر بدعت و حرام ہو سکتا ہے؟

حدیث شریف سے تعیّن یوم پر دلیل:

عَنۡ اَبِیۡ قَتَادَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنۡ صَوۡمِ یَوۡمِ الۡاِثۡنَیۡنِ فَقَالَ فِیۡہِ وُلِدۡتُ وَفِیۡہِ اُنۡزِلَ عَلَیَّ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۹)

(ترجمہ) سیّدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں اسی دن پیدا ہوا۔ اور اسی روز مجھ پر قرآن نازل ہوا۔

اس حدیث شریف نے واضح کر دیا کہ کسی دن کا تعین و تقرر کرنا ناجائز نہیں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بروز پیر دو نعمتیں نازل فرمائی گئی تھیں ایک ولادت مقدسہ اور دوسرے نزول قرآن، اسی لیے آپ نے پیر کے دن کو روزہ رکھنے کے معیّن فرمایا۔

ماہِ ربیع الاول شریف کے لیے خصوصی ہدایات:

www.ziaetaiba.com

ربیع الاول شریف کے مقدس مہینے میں حصول برکات کے لیے، عبادات کی کثرت (نماز، روزہ اور صدقات و خیرات) کیجیے۔ گناہوں سے بچنے کا خصوصی اہتمام اس مہینے میں کرنا چاہیے، جھوٹ، غیبت، چغلی، ایذا رسانی، الزام تراشی، غصہ و برہمی وغیرہ سے اپنی ذات کو آلودہ نہ کیجیے، عید میلاد النبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے دن اپنے چہروں پر مسکراہٹ سجائے رکھیے، کسی سے بھی (اپنا ہو یا پرایا) جھگڑا کرنے سے اجتناب کیجیے۔

ایک خاص تحفہ:

ماہ ربیع الاول شریف کی کسی بھی جمعرات کے دن یا شبِ جمعہ گلاب کے چند پھول لے کر اپنے گھر میں باوضو ہو کر بیٹھیں، پھولوں کو سامنے رکھیں، درود شریف تین مرتبہ پڑھیں پھر

اَللهُ نَاصِرٌ..... اَللهُ حَافِظٌ..... اللهُ الصَّمَد

۳۱۳ مرتبہ پڑھیں اور تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھولوں پر دم کر دیں، اور یہ پھول مٹھائی وغیرہ کے ساتھ ملا کر کھالیں، مشائخ سے منقول ہے کہ جو ایسا کرے گا پورے سال بھر رزق میں برکت ہو گی، مفلسی قریب نہیں آئے گی۔

ہم اپنے قارئین کے لیے ایک اہم اور نادر تحریر، میلاد شریف کے جواز میں پیش کر رہے ہیں جسے حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی کے میلاد پر اعتراضات کے جواب میں تالیف کیا تھا اور یہ اس اعتبار سے بھی مناسب ہے کہ ماہِ ربیع الاول شریف کی ۲ تاریخ کو مدینۃ المنورہ میں آپ کا وصال ہوا۔

www.ziaetaiba.com

اثبات المولد والقیام

تحریر: حضرت شاہ احمد سعید مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

﴿یہ رسالہ مولوی اسماعیل دہلوی کے عقائد اور مولوی محبوب جعفری کی گمراہ کتاب کے رد میں تیرہویں ہجری میں تالیف فرمایا﴾

سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور آنکھوں کے نور آپ کے آل واصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں۔

میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل پوچھنے والے اے عالمو! یاد رکھو! میلاد شریف کی محفل میں آپ کی کمال شان پر دلالت کرنے والی آیات، صحیح احادیث، ولادتِ باسعادت، معراج شریف، معجزات اور وفات کے واقعات کا بیان کرنا ہمیشہ سے بزرگانِ دین کا طریقہ رہا ہے لہٰذا تمہارے انکار کی ضد کے سوا کوئی وجہ نہیں۔ اگر تم مسلمان ہو اور محبوب رب العالمین سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال سننے کا شوق ہے تو پاس آؤ اور (ہم سے احوالِ مصطفی) سنو تمہیں پتہ چلے کہ ہمارا دعویٰ حقیت پر مبنی ہے، محفل میلاد دراصل وعظ و نصیحت ہے اس کے لیے جو کان لگائیں اور متوجہ ہوں، اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

"نصیحت کرو بے شک نصیحت مومنین کے لیے مفید ہے" ہمارے زمانہ کے جہلاء، جو اپنے آپ کو "پڑھا لکھا" اور "صالحین" سمجھتے ہیں کے وعظ کی طرح نہ ہو جو انبیاء، اولیاء کی توہین اور مومنین کی غیبت کا مجموعہ ہوتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں غیبت سے منع کیا ہے۔ ارشاد ہے: "ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی اپنے مرے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ تمہیں ہرگز گوارا نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔" جاہل واعظ خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں خود برباد ہوئے، دوسروں کو برباد کرتے ہیں، اپنے آپ سے بے خبر چند بے وقوف، شر پسند اور متکبر اگر چراغ تک پہنچتے ہیں تو ہوا بن جاتے ہیں (یعنی چراغ ہدایت کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں) اور دماغ تک پہنچتے ہیں تو دھواں ہو جاتے ہیں۔ (یعنی اس کو تاریک کرنے کی کوشش کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ ان سے بچائے۔ ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر ہے۔ حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا بے شک میرا اور آپ کا رب فرماتا ہے، آپ جانتے ہیں میں نے آپ کا ذکر کیسے بلند کیا؟ میں نے کہا اللہ عزوجل بہتر جانتا ہے (جبرائیل نے) کہا اللہ فرماتا ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے، آپ کا میرے ساتھ ذکر کیا جائے۔" ابن عطا سے روایت ہے کہ میں نے (اللہ نے) آپ کے ساتھ اپنے ذکر کو تکمیل ایمان کا ذریعہ بنایا، ابنِ عطاء ہی سے روایت ہے کہ میں آپ کو اپنا ذکر بنا دیا جس نے آپ کا ذکر کیا اس نے میرا ذکر کیا (شفاء)۔ (ان دلائل کے ہوتے ہوئے) جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے روکے وہ شیطانی لشکر سے ہے، جس کو

اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نفرت ہے کیونکہ مومنِ صادق تو ذکر محبوب کا مشتاق ہوتا ہے اور ذکر محبوب سے لذت پاتا ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے

اَعِدْ ذِکْرَ نُعْمَانٍ لَنَا اِنَّ ذِکْرَہٗ   ھُوَا لْمِسْکُ مَا کَرَّ رتَہٗ یَتَضَوَّعُ

"ہمارے سامنے نعمان کا بکثرت زکر کر، بلاشبہ اس کا ذکر جتنی دفعہ کرو گے کستوری کی طرح مہکے گا

محب تو ذکر محبوب سننے کے لیے مال، اولاد، ازواج، جان سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا طریقہ تھا لہٰذا جس کا دل چاہے اللہ کی فوج میں شامل ہو جائے اللہ کی فوج یقیناً کامیاب ہے اور جس کا دل چاہے شیطانی ٹولے میں شامل ہو جائے شیطانی ٹولہ خسارے میں ہے۔ اب ہم اشرار کے علی الرغم اکابر کی پیش کردہ خاص دلیلیں بھی ذکر کرتے ہیں۔ حافظ ابوالفضل ابن حجر نے حدیث سے ایک ضابطہ کا استخراج فرمایا ہے فرماتے ہیں کہ: "حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف تشریف لائے تو وہاں کے یہودیوں کو عاشورہ کا روزہ رکھتے دیکھا تو ان سے دریافت فرمایا کہ تم عاشورہ کا روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ دن نہایت مقدس ہے مبارک ہے اسی دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق فرمایا اور موسیٰ کو نجات بخشی اور ہم تعظیماً اس دن کا روزہ رکھتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہم موسیٰ کا دن منانے میں تم سے زیادہ حقدار ہیں پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی روزہ رکھا اور صحابہ کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔" معلوم ہوا جس دن اللہ تعالیٰ کی کسی خاص نعمت کا نزول ہو یا کسی مصیبت سے نجات ہو نہ صرف اسی دن بلکہ ہر سال اس تاریخ کو اللہ کا شکر ادا کرنا

چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے کے مختلف طریقے ہیں، عبادت، قیام، سجود، صدقہ اور تلاوت وغیرہ اور یومِ میلاد شریف وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمتِ عظمیٰ اور رحمت عطا ہوئی لہٰذا قصہ موسیٰ کے ساتھ مطابقت کے لیے ہر سال یومِ میلاد کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اور کہا ہمارے شیخ شیخ الاسلام علامہ جلال الدین سیوطی نے کہ حافظ ابو الفضل کی دلیل کے علاوہ بھی میرے پاس دلیل ہے اور وہ یہ کہ امام بیہقی نے حضرتِ انس سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ اعلانِ نبوت کے بعد خود کیا، حالانکہ آپ کے دادا عبد المطلب آپ کی ولادت کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کرچکے تھے اور عقیقہ بار بار نہیں ہوتا ایک ہی دفعہ ہوتا ہے معلوم ہوا کہ ایسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے شکر کے طور پر کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ اللعالمین بنایا اور ہمیں آپ کی امت ہونے کا شرف بخشا جس طرح آپ کے میلاد کی خوشی میں جلسہ کریں، کھانا کھلائیں، اور دیگر عبادات اور خوشی کے جو طریقے ہیں کے ذریعے شکر بجالائیں۔ شرح سنن ابنِ ماجہ میں اس یوم کی تصریح بھی ہے اور امام جلال الدین نے فرمایا کہ میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم معظم اور مکرم ہے آپ کا یوم ولادت مقدس و بزرگ اور یومِ عظیم ہے آپ کا وجود عشاق کے لیے ذریعہ نجات ہے جس نے نجات کے لیے ولادت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا اہتمام کیا اس کی اقتداء کرنے والے پر بھی رحمت و برکت کا نزول ہوگا۔ یومِ ولادت اس سے جمعہ کے مشابہ ہے کہ جمعہ والے دن جہنم میں آگ نہیں بھڑکائی جاتی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یونہی مروی ہے اظہارِ خوشی اور اپنی بساط کے مطابق خرچ کرنا

اور جو دعوتِ ولیمہ دے اس کی دعوت قبول کرنا بہت اچھا ہے۔ امام ابو عبد ابن الحاج نے اس ماہ کی یوں فضیلت بیان فرمائی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کو فضیلت عطا فرمائی۔ سیّد الاولین و آخرین کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت عظمی کا شکر بجالاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ عبادات اور نیکی کی جائے اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس ماہ میں معمول سے زیادہ کچھ نہیں کیا کرتے تھے یہ آپ کی امت پر مہربانی اور شفقت تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کام اس لیے بھی چھوڑ دیتے تھے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے ایسا امت پر شفقت کی وجہ سے تھا لیکن آپ نے اس ماہ کی فضیلت بیان فرمائی ہے، ایک سائل نے بروز پیر روزہ رکھنے کے متعلق آپ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا، یہ وہ دن ہے جس دن میں پیدا ہوا، آپ کا یومِ ولادت ربیع الاول کی شرافت کو مستلزم ہے ہمیں چاہیے کہ اس ماہ کا سخت احترام کریں، اس مہینے کو ان تمام مہینوں، زمانوں اور امکنہ سے زیادہ سمجھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بعض عبادات کے لیے خاص کیا ہے ظاہر ہے کسی جگہ یا زمانہ کو بذات کوئی فضیلت نہیں فضیلت صرف ان واقعات کی وجہ سے ہے جو کسی جگہ یا زمانہ میں رونما ہوئے، ذرا غور کرو! ربیع الاول میں پیر کے دن کون تشریف لایا؟ کیا تمہیں معلوم نہیں؟ پیر والے دن روزہ رکھنا صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یوم ولادت کی وجہ سے عظیم فضیلت رکھتا ہے، ہمیں چاہیے کہ جب ربیع الاول کی تشریف آوری ہو، اول سے آخر تک انتہائی تعظیم و تکریم کا مظاہر کیا جائے اور یہ آپ کی سنت ہے کیونکہ آپ اس دن نیکی اور خیرات زیادہ کیا کرتے

www.ziaetaiba.com

تھے جس دن کوئی فضیلت والا واقعہ پیش آتا۔ شیخ احمد بن خطیب قسطلانی مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ نے جمعہ میں ایک ایسی گھڑی کہ ہر دعا اس میں قبول ہوتی ہے صرف اس لئے رکھی گئی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام جمعہ کو پیدا ہوئے اور پیر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت ہے کی کیا شان ہو گی؟"

(شاید کوئی یہ وہم کرے کہ) جس دن حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے اس دن سے خطبہ اور جماعت وغیرہ لازم کر دیے گئے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت جس دن ہوئی کوئی چیز لازم کیوں نہیں ہوئی؟

جواب: یہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز ہے آپ رحمۃ اللعالمین ہیں اور کسی عبادت کا لازم نہ ہونا بھی آپ کی رحمت اور سخاوت کی دلیل ہے۔ حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کو روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا آپ نے فرمایا اس دن ہی میں پیدا ہوا ہوں اور اسی دن مجھ پر نبوت نازل ہوئی (مسلم) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیر کو پیدا ہوئے اور پیر کو ہی آپ مبعوث ہوئے، اور پیر کو ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی، پیر کو ہی آپ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور پیر کو ہی حجاب اٹھائے گئے۔ (مسند)

حافظ ابو شامہ شیخ النووی اپنی کتاب "الباعث علی انکار البدع والحوادث" میں فرماتے ہیں "ایسے اچھے کاموں کی دعوت دینی چاہیے اور اہتمام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور تعریف کرنی چاہیے" شیخ امام عالم علامہ نصیر الدین مبارک اپنے قلمی فتویٰ میں فرماتے ہیں۔ "یہ جائز ہے، خلوص نیت سے ایسا کرنے والے کو ثواب ہو گا۔" امام ظہیر الدین فرماتے ہیں "یہ حَسَن ہے جب کہ

اہتمام کرنے والے کا مقصد صحابہ کو جمع کرنا نبی امین کی بارگاہ میں ہدیہ صلوٰۃ پیش کرنا اور غرباء و مساکین کو کھانا کھلانا ہو، مذکورہ شرط کے ساتھ اس حد تک ایسے کام ہر وقت موجب ثواب۔" شیخ نصیر الدین فرماتے ہیں، "یہ عمدہ اجتماع ہے جس کے انعقاد پر ثواب ملے گا نیک لوگوں کو کھانا کھلانے اور اللہ کا ذکر کرنے کے لیے اور بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود پیش کرنے کے لیے جمع کرنا عبادات کے اجرو ثواب کی زیادتی کا سبب ہے۔" امام ابو محمد عبدالرحمٰن بن اسماعیل کا ارشاد گرامی ہے، "ہمارے زمانے کا بہترین نیا کام ہر سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے دن صدقات خیرات کرنا، زیب و زینت اور مسرت کا اظہار ہے، کیونکہ اس میں فقراء پر احسان بھی ہے اور محفل میلاد کرنے والے کے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تعظیم و تکریم کی علامت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے احسان کا شکر ہے کہ اس نے تمام جہانوں کے لیے باعث رحمت اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا، جمیع الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم"

اسی طرح شیخ امام صدر الدین موہب بن عمر الجزری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فرمایا ہے۔ "یہ تمام عبادات سیرت شامیہ سے منقول ہیں"

اے سائل! تو نے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق کہا ہے "آپ محفل میلاد سے منع فرماتے تھے" تیرا یہ قول قطعاً غلط ہے ہمارے امام اور قبلہ نے گانے کی مجلس میں حاضر ہونے سے منع کیا ہے اگرچہ اس مجلس میں قرآن کی تلاوت و نعتیہ قصائد پڑھے جائیں، حضرت امام ربانی نے قرآن و حدیث کے پڑھنے سے منع نہیں فرمایا، جیسا کہ حضرت امام ربانی کی مراد سے بے خبر لوگوں نے گمان کر لیا ہے اس قسم کی بات حضرت امام ربانی پر بہت بڑا بہتان ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ ”تم ایسا کام کبھی نہ کرو اگر تم ایمان دار ہو“ حضرت امام ربانی کے مکاتیب کا بنظر انصاف مطالعہ کرو مکتوب ۲۶۶ جلد اول میں حضرت امام ربانی فرماتے ہیں: ”جان لو سماع اور رقص در حقیقت لہو و لعب میں داخل ہیں۔“

آیۃ کریمہ:

وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡتَرِىۡ لَهۡوَ الۡحَدِيۡثِ (سورۃ لقمان)

(ترجمہ) اور لوگوں میں (کوئی) ایسا بھی (نالائق) ہے جو واہیات (خرافات) قصے کہانیاں مول لے لیتا ہے۔

سرود کی ممانعت میں نازل ہوئی، مجاہد، جو ابن عباس کے شاگرد اور کبائر تابعین سے ہیں فرماتے ہیں ”لہو الحدیث سے مراد سرود ہے“ (اس مسئلہ کی مزید تحقیق مطلوب ہو تو امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ”اقامۃ القیامہ“ دیکھیں..... مترجم) حضرت مجاہد اللہ تعالیٰ کے قول لَا يَشۡهَدُوۡنَ الزُّوۡرَ (زور میں حاضر نہیں ہوتے) کی تفسیر بیان فرماتے ہیں، ”یعنی سرود و سماع میں حاضر نہیں ہوتے۔“ پس خیال کرنا چاہیے کہ مجلس سماع و رقص کی تعظیم کرنا بلکہ عبادت و طاعت جاننا کتنا برا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمارے بزرگ خود بھی اس امر میں مبتلا نہیں ہوئے اور ہمیں بھی اس امر کی تقلید سے رہائی عطا فرمائی، سنا ہے مخدوم زادے سرود کی طرف رغبت کرتے ہیں اور سرود قصیدہ خوانی کی مجلس جمعہ کی راتوں میں منعقد کرتے ہیں اور اکثر احباب اس امر میں موافقت کرتے ہیں بڑے تعجب کی بات ہے کہ دوسرے سلسلوں کے مرید تو اپنے پیروں کے

www.ziaetaiba.com

عمل کا بہانہ بنا کر اس عمل کے مرتکب ہوتے ہیں اور شرعی حرمت کو مشائخ کے عمل سے دفع کرتے ہیں اگرچہ اس امر میں حق پر نہیں لیکن سلسلہ مجددیہ کے احباب اس امر کے ارتکاب میں کون سا عذر پیش کریں گے؟ ایک طرف حرمت شرعی اور دوسری طرف اپنے مشائخ کی مخالفت (بالفرض) حرمت شرعی نہ بھی ہوتی پھر بھی آئین طریقت میں کسی نئے امر کا پیدا کرنا قبیح ہے اور جب حرمت شرعی بھی ساتھ جمع ہوجائیں تو ایسے امر کیوں قبیح نہ ہوں؟ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات کی تیسری جلد میں فرماتے ہیں "اچھی آواز سے صرف قرآن مجید اور نعت و منقبت کے قصائد پڑھنے میں کیا حرج ہے؟ منع تو یہ ہے کہ قرآن کے حروف کو تبدیل و تحریف کیا جائے اور مقامات نغمہ کا التزام کرنا اور الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اور اس کے مناسب تالیاں بجانا جو کہ شعر میں بھی ناجائز ہیں اگر ایسے طریقہ سے مولود پڑھیں کہ قرآنی کلمات میں تحریف واقع نہ ہو اور قصائد پڑھنے میں شرائط مذکورہ متحقق نہ ہوں اور اس کو بھی صحیح غرض سے تجویز کریں تو پھر کون سی رکاوٹ ہے؟" پس معلوم ہوا کہ حضرت مجدد کی جو عبارات میلاد کے منکر بطور دلیل پیش کرتے ہیں اس عبارت سے حضرت مجدد کی مراد یہ ہے کہ، "قصائد و نعت خوانی میں نغمہ کا التزام کرنا الحان کے طریق سے آواز کو پھیرنا اور اس کے مناسک تالیاں بجانا منع ہے۔" جیسا کہ حضرت کی مذکورہ عبارت سے بالکل ظاہر ہے، مخالفین نے غلط سمجھا ہے۔ حضرت امام نے مطلقاً محفل میلاد کو منع نہیں فرمایا پس حق ثابت ہوگیا۔ سادہ لوح عوام کو گمراہ کرنے اور پنا کھوٹا سکہ رائج کرنے کے لیے اس فرقہ باطلہ نے ایک نیا طریقہ نکالا ہے ہمارے بزرگوں کو بدنام کرتے ہیں کہتے ہیں فلاں بزرگ نے یوں لکھا، فلاں نے

لکھا اللہ تعالیٰ ان جھوٹ سے پاک ہے، رہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ ولادت کے وقت کھڑا ہونے کا مسئلہ تو آپ کی حیات طیبہ میں آپ کی تعظیم کے لیے کھڑے ہونا صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں باتیں کیا کرتے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے تاوقت یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی زوجہ محترمہ کے حجرہ میں داخل ہو جاتے۔ اور جان لو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر جس طرح حیات طیبہ میں لازم تھی اسی طرح بعد از وصال بھی لازم ہیں اور حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اس وقت ہو گی جب آپ کا ذکر کریں، حدیث بیان کریں، آپ کی سنت بیان کریں یا آپ کا اسم شریف اور سیرت پاک سنیں۔ شفانے اس روایت سے استنباط کیا کہ آپ کی موت و حیات، تعظیم و توقیر کے لحاظ سے برابر ہے۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر آپ کی حدیث و سنت کا بیان ادب و احترام سے کریں اور آپ کا اسم شریف اور سیرت پاک خضوع و خشوع سے سنیں اور آپ کے اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کی تعظیم کریں۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ آپ کی حیات مبارکہ میں اور وصال کے بعد تعظیم و توقیر یکساں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی عالمِ ارواح سے اس دنیا میں آپ کی تشریف آوری کی تعظیم بجالائیں تو کیا حرج ہے؟ حرمین شریفین کے علماء کرام اور مذاہب اربعہ مفتیانِ عظام اس کے مستحب ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں بلکہ ایک حنبلی مفتی نے تو اس کے وجوب کا قول کیا ہے۔ مکہ مکرمہ کے یکتائے روز گار مفسر، محدث مولانا عبد اللہ سراج حنفی جن کے حلقہ درس میں اس نو مولود فرقہ کا سردار نہ صرف با زانوئے ادب حاضر ہوا کرتا تھا بلکہ آپ کی جامعیت کا معترف بھی تھا، نے بھی قیام

کے مستحسن ہونے کا فتویٰ دیا ہے آپ کا مہر زدہ فتویٰ راقم کے پاس موجود ہے، جو چاہے دیکھ سکتا ہے۔

امام سیّد جعفر برزنجی قدس سرہ العزیز اپنے رسالہ عقد الجوہر میں فرماتے ہیں: ”بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ان اماموں نے مستحسن سمجھا جو صاحب روایت و درایت تھے اس شخص کو مبارک ہو جس کا مقصد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔“ اب ہم علماء مذکورین کے فتویٰ نقل کرتے ہیں جو بغور سننے کے قابل ہیں۔

سوال: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت اور مولود مبارک پڑھتے وقت عرب و عجم کے علماء و صلحاء کے درمیان مروج قیام کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ واجب ہے؟ یا مستحب ہے؟ یا مباح ہے؟ مدلل شافی کافی جواب ارشاد فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جواب: عبداللہ سراج مکی مفتی حنفیہ فرماتے ہیں:

”یہ قیام مشہور اماموں میں برابر چلا آتا ہے اور اسے آئمہ و حکام نے برقرار رکھا ہے اور کسی نے رد و انکار نہیں کیا لہٰذا مستحب ٹھہرا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون مستحق تعظیم ہے اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کافی ہے کہ جس چیز کو مسلمان بہتر سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے۔“

مشہور فقیہہ عثمان بن حسن دمیاتی شافعی اپنے رسالہ اثبات قیام میں فرماتے ہیں:

”حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کرنا ایک ایسا امر ہے جس کے مستحب و مستحسن و مندوب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے

اور قیام کرنے والے کو ثواب کثیر اور فضل کبیر حاصل ہو گا کیونکہ یہ قیام تعظیم ہے، کس کی؟ اس نبی کریم صاحب خلق عظیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں ظلمات کفر سے ایمان کی طرف لایا اور ان کے سبب ہمیں دوزخ سے بچا کر بہشت معرفت ویقین میں داخل فرمایا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم میں خوشنودی رب العالمین کی طرف دوڑنا ہے اور قوی ترین شعائر دین کا آشکار کرنا اور جو تعظیم کرے شعائر خدا کی تو وہ دلوں کی پرہیز گاری ہے اور خدا کی حرمتوں کی تعظیم کرنے والا اللہ تعالیٰ کے یہاں بہتر ہے۔"

اس کے بعد دلائل نقل کر کے فرمایا:

"ان سب دلائل سے ثابت ہوا کہ ذکر ولادت شریفہ کے وقت قیام مستحب ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے"۔ یہ خیال نہ کیا جائے کہ یہ قیام بدعت ہے اس لیے کہ ہم کہتے ہیں ہر بدعت بری نہیں ہوتی جیسا کہ یہی جواب امام محقق ولی ابو ذرعہ عراقی نے دیا جب ان سے مجلس میلاد کے متعلق پوچھا گیا تھا کہ مستحب ہے یا مکروہ؟ اور اس میں کچھ وارد ہوا ہے یا کسی پیشوا نے کیا ہے تو جواب میں فرمایا۔"ولیمہ کھانا ہر وقت مستحب ہے پھر اس صورت کا کیا پوچھنا جب اس کے ساتھ اس ماہِ مبارک میں ظہورِ نبوت کی خوشی مل جائے اور ہمیں یہ امر سلف سے معلوم نہیں نہ بدعت ہونے سے کراہت لازم کہ بہت سی بدعتیں مستحب بلکہ واجب ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ کوئی خرابی مضموم نہ ہو اور اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔" اس کے بعد آگے چل کر پھر ارشاد فرماتے ہیں "بے شک امتِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سنت والجماعت کا اجماع واتفاق

www.ziaetaiba.com

ہے کہ قیام مستحسن ہے اور بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوتی۔"

امام علامہ مدالقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "قوم کی عادت جاری ہے کہ جب مدح خواں ذکر میلاد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں یہ بدعت مستحب ہے اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر خوشی اور حضور کی تعظیم کا اظہار ہے۔"

امام صرصر حنبلی فرماتے ہیں:

قلیل لمدح الصطفٰی الخط بالذھب ☆ علی فضیۃ من خط احسن من کتب و ان ینھض الاشراف عنہ سماعہ ☆ قیام ما صفو فا اوجثیا علی الرکب.

"مدح مصطفٰی کے لیے یہ بھی تھوڑا ہی ہے کہ جو سب سے اچھا خوش نویس ہو اس کے ہاتھ سے چاندی کے پتّر پر سونے کے پانی سے لکھی جائے اور جو لوگ شرف دینی رکھتے ہیں وہ ان کی نعت سن کر صف باندھ کر سرو قد یا گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جائیں۔"

جس کو اللہ تعالیٰ توفیق اور ہدایت دے اس کے لیے اس قدر کافی ہے۔

وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا۔ یہ (فتویٰ) عثمان حسن ومیاطی شافعی خادم طلباء مسجد حرام وسابق مدر جامع ازہر نے دیا ہے اور املاء کرایا ہے۔

عبداللہ بن محمد المیرا الحنفی مفتی مکہ مکرمہ فرماتے ہیں: الحمدللہ عز شانہ رب زدنی علماً (اے اللہ میرا علم زیادہ فرما) "سیّد الاولین و آخرین ﷺ کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام کو بہت علماء نے پسند کیا ہے۔ واللہ اعلم

حسین بن ابراہیم مفتی مالکیہ بمکہ فرماتے ہیں:

"الحمدللہ وحدہ اللھم ھدایة اللصواب، ہاں ذکر ولادت کے وقت قیام بہت علماء نے پسند کیا اور یہ قیام حسن ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم واجب ہے۔ واللہ اعلم۔"

محمد عمر ابن ابی بکر مفتی شافعیہ مکہ مکرمہ کا ارشاد ہے۔ "حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کے ذکر کے وقت قیام واجب ہے کیونکہ روح اقدس حضور معلی صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما ہوتی ہے تو اس وقت تعظیم و قیام لازم ہوا، جید علماء اسلام واکابر نے قیام مذکور کو پسند فرمایا ہے۔"

محمد بن یحییٰ مفتی حنابلہ مکہ مشرفہ نے بھی ذکر ولادت کے وقت قیام کے استحباب و استحسان کی تصریح فرمائی ہے رہا تمہارا سوال کہ "ہم نے ربیع الاول شریف میں ایک اپنی طرف سے "تیسری عید" بنالی ہے۔" تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم مسلمانوں کو لازم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف کے مہینہ کی نہ صرف ایک ہی رات بلکہ سب راتوں کو عید منائیں علمائے کبار اور محدثین کی تصریحات موجود ہیں۔

امام احمد بن خطیب العسقلانی نے اپنی کتاب مواہب اللدنیہ میں ذکر کیا ہے۔ "ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثوبیہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بہ سعادت کی ابولہب کو

جب یہ خوشخبری سنائی تو اس نے ثوبیہ کو آزاد کر دیا، جب ابو لہب مر گیا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا پوچھا کیا گذری؟ ابو ہب نے کہا آگ میں جل رہا ہوں ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ ہر پیر کی رات مجھ سے عذاب ہلکا کیا جاتا ہے۔ اور ابہام و سبابہ کے درمیانی مغاک کی مقدار مجھے پانی مل جاتا ہے جسے میں انگلیوں سے چوس لیتا ہوں۔ اور اس لیے کہ میں نے حضرت کی ولادت کی خوشی میں اپنی لوڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ ابن جوزی نے کہا۔ ”ابو لہب ایسا کافر جس کی مذمت میں قرآن پاک کی پوری سورۃ ”تبت یدا ابی لھب“ نازل ہوئی کو عذاب جہنم کی تخفیف کا فائدہ ہوا، صرف اس لیے کہ اس نے ولادت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی منائی جب ایک کافر کو یہ فائدہ پہنچا تو اس موحد غلام کا کیا حال ہو گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے مسرور ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں بقدر طاقت خرچ کرتا ہے۔“ میری جان کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی یہی جزا ہو گی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل عمیم سے جنات نعیم میں داخل فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینہ میں اہل اسلام مہینہ سے میلاد کی محفلیں منعقد کرتے چلے آئے ہیں اور خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے اور دعوتیں کرتے ہیں اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور آپ کے میلاد شریف کے پڑھنے کا خاص اہتمام کرتے ہیں چنانچہ ان پر اللہ کے فضل عمیم اور برکتوں کا ظہور ہوتا اور میلاد شریف مسلمانوں کے لیے حفظ و امان کا سال ہو جاتا ہے۔ اور میلاد شریف کرنے سے دلی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر بہت رحمتیں نازل فرمائے جس نے ولادت کی مبارک روتوں کو خوشی و مسرت کی عیدیں بنالیا تا کہ یہ میلاد

مبارک کی عیدیں سخت تریں علت و مصیبت ہو جائیں اس پر جس کے دل میں مرض و عناد ہے۔ بے شک میلاد، شب قدر سے بھی افضل ہے اس لیے کہ شب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی گئی جب کہ شب میلاد خود آپ کے ظہور کی رات ہے اور ظاہر ہے جس رات کو ذات اقدس سے شرف والی ہے اور اس میں کوئی نزاع نہیں لہٰذا شب میلاد شب قدر سے افضل ہوئی نیز لیلۃ القدر نزول ملائکہ کی وجہ سے مشرف ہوئی اور لیلۃ المیلاد بنفس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور مبارک سے شرف یاب ہوئی۔

(تیسری وجہ) شب قدر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر فضل و احسان ہے اور شب میلاد میں تمام موجوداتِ عالم پر فضل و احسان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو رحمت اللعالمین بنایا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اللہ کی نعمتیں آسمان و زمین کی ساری مخلوق پر عام ہو گئیں۔ لہٰذا شب میلاد افضل ہے۔ یہ کچھ ذکر کیا گیا ہے ہمارے کثیر دلائل کا ایک حصہ ہے اللہ تعالیٰ جس کو ہدایت دے اس کے لئے اس قدر کافی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور اندھوں کو تم گمراہی سے ہدایت کرنے والے نہیں تمہارے سنائے تو وہی سنتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ مسلمان ہیں۔“ (۲۷/ ۸۱) رہا تمہارا یہ الزام کہ ہم کسی نئے مذہب کے مدعی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم بحمدہٖ تعالیٰ دین اسلام پر قائم ہیں سلف و خلف میں مشہور ہیں اگرچہ ناسمجھوں پر مخفی رہے حضرت سعدی نے کیا خوب کہا ہے کہ: ”گر نہ بیند بروز شپر☆چشمہ آفتاب راچہ گناہ“ اگر کوئی اندھا ہے تو اس میں سورج کا کیا گناہ ہے؟ اگر الو دن کو نہ دیکھ سکتے تو سورج کے چشمہ کا کیا گناہ ہے؟“ ہمارا اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے نہ اس کا

کوئی شریک ہے نہ مثل ہے نہ اس کی ضد ہے نہ ہمسر، اس کے شایان شان وہی اوصاف ہیں جو اس نے خود بیان فرمائے، اس کے مناس وہی اسماء ہیں جو خود اس نے اپنی ذات کے لیے تجویز فرمائے۔ وہ نہ جسم نہ جوہر نہ مکین بلکہ مکین و مکان کا خالق ہے۔ وہ نہ عرض نہ اس کے لیے اجتماع نہ افتراق، نہ اس کے اجزاء نہ اس کو ذکر تھکا سکتا ہے نہ پریشانی لاحق ہو سکتی ہے الفاظ و عبارات اس کی حقیقت بیان کرنے سے قاصر، اشارات اس کا تعین کرنے سے عاجز افکار احاطہ نہیں کر سکتے آنکھیں ادارک نہیں کر سکتیں۔ ہر چیز کی اس کے نزدیک ایک خاص مقدار ہے وہ وہم و فہم سے بالا ہے۔ اگر تو کہے "کب"؟ تو وقت اس کے وجود سے پہلے ہو جائے گا، اگر کہے "کس جگہ" تو مکان پہلے ہو گا۔ وہ ہر مصنوع کے لیے علت ہے اس کے فعل کی کوئی علت نہیں اس کی ذات اور فعل کیفیت سے پاک ہے جس طرح آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں عقل اس کا ادراک نہیں کر سکتیں اس کی ذات دیگر ذوات جیسی اور اس کی صفات دیگر صفات جیسی نہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے ثابت ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ○

"اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ سمیع اور بصیر ہے"

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا اور احادیث مبارکہ کے مطابق جنت، دوزخ، لوح، قلم، حوض، پل صراط، شفاعۃ، میزان اور صور، عذاب قبر، منکر نکیر کے سوال، شفاعت کرنے والوں کی شفاعت سے ایک قوم کو آگ سے نکالنے، مرنے کے بعد زندہ ہونے پر ایمان

رکھتے ہیں۔ نیز ہمارا عقیدہ ہے جنت دوزخ ہمیشہ رہیں گے جنتی ہمیشہ جنت میں اور دوزخی ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے مگر مومنین مرتکب کبائر ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیں گے، اور اللہ تعالیٰ کے قول "واللہ خلقکم وما تعملون" کے مطابق اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال کا خالق ہے جیسے کہ ان کی ذات کا خالق ہے ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام مخلوق اپنے مقررہ وقت پر مر جائے گی اور شرک اور تمام گناہ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر سے ہیں لیکن مخلوق کا کوئی فرد اللہ تعالیٰ پر حجت قائم نہیں کر سکتا۔ غالب حجت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے اور وہ اپنے بندوں سے کفر اور گناہ کو پسند نہیں فرماتا۔ رضا اور ارادہ دو الگ الگ صنعتیں ہیں۔ ہم ہر مسلمان کے پیچھے نماز جائز سمجھتے ہیں نیک ہو یا بد۔ ہم کسی اہل قبلہ کو قطعی طور پر جنتی قرار نہیں دیتے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ خلافت قریش ہی کا حق (مسئلۂ خلافت کی تحقیق کے لیے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "دوام العیش فی الائمۃ من قریش" دیکھیں نیز خلفاء اربعہ قریش ہی ہیں) ہے، خلافت میں کسی دوسرے کے لیے قریش کے ساتھ جھگڑا کرنا جائز نہیں۔ ہم ظالم جابر حکمرانوں کے خلاف بھی بغاوت جائز نہیں سمجھتے (لیکن جابر حکمرانو کے سامنے کلمہ حق افضل جہاد ہے) جب تک مسلمان ہو اور ہم تمام آسمانی کتابوں اور انبیاء و رسل پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ انبیاء افضل البشر ہیں لیکن نبی کریم افضل الانبیاء اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ بعد از انبیاء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ افضل بشر ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ، پھر وہ حضرات جن کی کے جنتی ہونے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دی اور پھر وہ حضرات جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور پھر باعمل علماء۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ رسل خاص ملائکہ سے افضل ہیں اور خاص ملائکہ عام انسانوں سے افضل ہیں اور عام پرہیز گار مسلمان عام ملائکہ سے افضل ہیں ملائکہ کے بھی آپس میں درجات ہیں جس طرح مومنین کے مختلف ہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ کامل مومن وہ ہے جو زبان سے اقرار بھی کرے، دل سے تصدیق بھی کرے اور ہاتھ پاؤں وغیرہ سے عمل بھی کرے۔ وہ جو اقرار نہیں کرتا وہ کافر ہے، جو تصدیق نہیں کرتا وہ منافق ہے اور جو بے عمل ہے وہ فاسق ہے۔ جو سنت کی پیروی نہیں کرتا وہ بدعتی ہے لوگ ایمان ثمرات کے لحاظ سے مختلف ہیں دل کی معرفت مفید نہیں تاوقت یہ کہ زبان سے اقرار اور توحید و رسالت کی گواہی نہ دے الّا یہ کہ وہ شرعاً معذور ہو۔ بندوں کے افعال نہ سعادت کا سبب ہیں اور نہ شقاوت کا سعید اپنی ماں کے پیٹ سے سعید ہے اور شقی رحم مادر سے شقی ہے۔ عبادت پر ثواب محض اللہ کا فضل ہے، گناہ پر عذاب اللہ تعالیٰ کا عدل ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں وہ جو چاہے کرتا ہے اور جو ارادہ فرمائے فیصلہ فرماتا ہے کوئی اس کا حکم مؤخر نہیں کر سکتا اور کوئی اس کے فیصلہ کو بدل نہیں سکتا۔ رضا اور ناراضگی دو قدیم صفتیں ہیں۔ بندوں کے افعال سے معتبر نہیں ہو سکتیں اللہ تعالیٰ جس پر راضی ہو اس سے جنتیوں والے کام لیتا ہے۔ اور جس پر ناراض ہو جہنمی والے کام کرواتا ہے۔ کسی پر راضی اور کسی پر ناراض ہونے کی وجہ اور کلمہ کوئی نہیں جا سکتا اس لیے کسی نے کہا ہے کہ مجھے مسئلہ قضا و قدر نے قتل کر دیا اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور قضا پر راضی رہنا مشکلات پر صبر کرنا نعمتوں پر شکر کرنا لوگوں پر واجب ہے۔ حدیث قدسی ہے کہ جو میری قضاء پر راضی نہیں اور میری طرف سے آئی ہوئی مصیبت پر صابر نہیں اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا تو میرے سوا کوئی دوسرا رب

تلاش کرے اور خوف وامید آدمی کے لیے لگام کا کام کرتی ہے اور اسے بے ادب ہونے سے روکتی ہیں اور ہر وہ دل جو ان دونوں سے خالی ہے وہ خراب ہے اور امر ونہی اور عبودیت کے احکام آدمی کے لیے لازم ہیں جب تک کہ وہ عاقل ہے ہاں جب اس کا دل اللہ کے ساتھ صاف ہو تو اس سے احکام تکلیفیہ کی مشقت ساقط ہو جاتی ہے نہ کہ نفس وجوب، اور بشریت کسی آدمی سے زائل نہیں ہوتی اگرچہ وہ ہوا میں اڑے البتہ بشریت کبھی ضعیف ہوتی ہے اور کبھی قوی.....اور بری صفات عرفا سے ختم ہو جاتی ہیں اور بندہ مختلف احوال سے گزر کر اہل روحانیت کی صفات پالیتا ہے اس کے لئے زمین سمٹ جاتی ہے وہ پانی پر چلتا ہے، ہوا میں اڑتا اور کبھی اپنی جگہ کے علاوہ کسی دوسری بستی یا صحرا میں نظر آتا ہے۔ اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے بغض اعلیٰ ایمانی صفت ہے اپنی طاقت کے مطابق نیکی کی طرف دعوت اور برائی سے روکنا ہر شخص پر فرض ہے اولیائے کرام کی کرامات بالکل حق ہیں۔ اور کرامات معجزات انبیاء علیہم السلام کا ہی ایک حصہ ہیں کیونکہ پیروکار کے کمال کی دلیل ہیں جبکہ پیروکار کا کمال اصل میں متبوع کا ہی کمال ہے کامل تر اور افضل ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ شفاعت کبریٰ اور وسیلۂ عظمیٰ کے مالک "قاب قوسین او ادنیٰ" کے تاج والے "دنیٰ وفتدلیٰ" کے رموز و اسرار سے واقف، اللہ تعالیٰ بے شمار رحمتیں اور برکتیں اور سلام آپ پر آپ کے مقدس مطہر آل اور صحابہ کرام پر نازل فرمائے۔ (آمین ثم آمین)